

21500 - روافض (شیعہ) کے ہاں قرآنی تحریف

سوال

میں نے اپنے ایک شیعہ دوست سے یہ سنا ہے کہ ان کے ہاں ایک ایسی سورت ہے جو ہمارے مصحف میں نہیں پائی جاتی ، کیا اس کی یہ بات صحیح ہے ؟ اور اس سورت کو سورة الولاية کا نام دیا جاتا ہے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سورة الولاية کے وجود کا بعض شیعہ علماء اور انکے امام اقرار کرتے ہیں اور کچھ انکار لیکن انکار کرنے والوں کا یہ انکار بطور تقیہ ہے ، اس سورت کے وجود کی صراحت کرنے والوں میں میرزا حسین محمد تقی نوری الطبرسی شامل ہے (جو کہ 1320 ھ میں فوت ہوا) ۔

اس نے ایک ایسی کتاب تالیف کی ہے جس میں اس نے ذکر کیا ہے کہ قرآن کریم میں تحریف کی جا چکی ہے اور صحابہ کرام نے اس میں سے بعض اشیاء چھپا لیں جن میں سورة الولاية بھی شامل ہے ، رافضیوں نے اس کی موت کے بعد عزت و احترام کے ساتھ اسے نجف میں دفن کیا ۔

طبرسی کی یہ کتاب ایران میں (1298 ھ) طبع ہوئی تو اس وقت اس کے متعلق ہنگامہ بپا ہوا اس لئے کہ رافضی یہ چاہتے تھے کہ قرآن کریم کی صحت کے متعلق یہ شکوک و شبہات صرف ان کے خاص لوگوں اور ان کی معتبر کتب تک ہی محدود رہیں ، اور یہ سب کچھ ایک ہی کتاب میں جمع نہ کیا جائے ، طبرسی اپنی کتاب کے شروع میں کچھ اس طرح رقم طراز ہے :

یہ ایک شریف سفر اور لطف والی کتاب ہے جس کا نام " فصل الخطاب فی

اثبات تحریف کتاب رب الارباب " (رب الارباب کی کتاب میں تحریف کے اثبات کا فیصلہ کرنے والا خطاب) رکھا گیا ہے ۔

اس نے اس میں ان آیات اور سورتوں کا ذکر کیا ہے جس کے بارہ میں اس کا گمان ہے کہ صحابہ کرام نے انہیں حذف کر دیا اور انہیں چھپا دیا تھا اور سورة الولاية بھی انہیں میں سے ایک ہے ، اور جس طرح کہ کتاب میں ہے ان کے ہاں یہ سورة کچھ اس طرح ہے :

ياايها الذين آمنوا آمنوا بالنبي والولي الذين بعثناهما يهديانكم الى صراط المستقيم نبي و ولي بعضهما من بعض وانا العليم
الخبير ---

(اے ایمان والو اس نبی اور ولی پر ایمان لاؤ جنہیں ہم نے مبعوث کیا ہے وہ تمہیں صراط مستقیم کی راہنمائی کرتے
ہیں وہ نبی اور ولی ایک دوسرے میں سے ہیں اور میں جاننے والا اور خبردار ہوں) -

اور اسی طرح ان کے ہاں ایک اور بھی سورۃ ہے جسے وہ "النورین" کا نام دیتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے :

" ياايها الذين آمنوا آمنوا بالنورين انزلناهما يتلوان عليكم آياتي ويحذرانكم عذاب يوم عظيم بعضهما من بعض واناالسميع
العليم ان الذين يوفون بعهدالله ورسوله في آيات لهم جنات النعيم ، والذين كفروا من بعد ما آمنوا بنقضهم ميثاقهم وماعاهدهم
الرسول عليه يقذفون في الجحيم ، ظلموا انفسهم وعصوا وصية الرسول اولئك يسقون من جحيم -- "

(اے ایمان والو ! ان دونوں پر ایمان لاؤ جنہیں ہم نے نازل فرمایا ہے وہ تم پر میری آیات تلاوت کرتے اور تمہیں
بڑے دن کے عذاب سے ڈارتے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے میں سے ہیں اور میں سننے والا جاننے والا ہوں ، بیشک جو
لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی آیات میں کئے گئے عہد کو پورا کرتے ہیں ان کے لئے نعمتوں والی جنتیں ہیں ، اور
جو لوگ ایمان لانے کے بعد اپنے عہد و پیمان کو توڑ کر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان عہد لیا اسے توڑ کر
کفر کا ارتکاب کرتے ہیں وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے ، انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی وصیت کی نافرمانی کی یہی ہیں جنہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا) -

استاد محد علی سعودی جنہیں وزارت عدل مصر میں ایک اچھا خاصہ تجربہ رہا ہے نے اس ایرانی مصحف کا مستشرق
"برائن" کے پاس مشاہدہ کیا تو اس کی ٹیلی گراف تصویر حاصل کی ، اور اس کی عربی سطور پراپرانی زبان فارسی میں
ترجمہ کیا گیا ہے -

اور جیسا کہ طبرسی نے اپنی کتاب " فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب " میں اس بات کو ثابت کیا ہے
اسی طرح ان کی کتاب جو کہ محسن فانی کشمیری کی تالیف کردہ (فارسی زبان میں) " دبستان مذاہب " اور ایران میں کئی
بار طبع ہو چکی ہے میں بھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کا یہ پلندہ موجود ہے اور اسے ایک مستشرق جس کا نام " نولڈکے "
نے اپنی کتاب " تاریخ مصاحف " (2/12) میں اس سورۃ کو محسن فانی کشمیری سے نقل کیا اور فرانسی ایشائی ہفت
روزہ (1842 میلادی) ص (431 - 439) نے بھی نشر کیا ہے -

اور اسی طرح مرزا حبیب اللہ ہاشمی الخوئی نے اپنی کتاب " منهاج البراعة فی شرح منهاج البلاغة " (2/ 217) میں اور
محمد باقر المجلسی نے اپنی کتاب " تذکرة الائمة " (ص 19 - 20) فارسی زبان میں بھی نقل کیا ہے جو کہ ایران میں
منشورات مولانا کی شائع کردہ ہے -

دیکھیں محب الدین الخطیب کی کتاب " الخطوط العریضة للاسس التي قام عليها دين الشيعة " -

ان کا یہ سارے کا سارا گمان اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل قول کی تکذیب ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

بیشک ہم نے ہی قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں الحجر (9)

اور اسی لئے امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو بھی قرآن کریم میں تحریف و تبدیل کا گمان رکھے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

اور اسی طرح جو بھی ان میں سے یہ گمان رکھے کہ قرآن کریم میں کوئی نقص یا پھر اس کی کوئی آیت چھپائی گئی ہے یا یہ گمان رکھے کہ اس کی کچھ باطن تاویلیں ہیں جو کہ مشروع اعمال کو ساقط کردیتی ہیں وغیرہ ، تو یہ سب قرامطی اور باطنی ہیں اور اسی طرح تناسخی بھی ہیں جن کے کفر میں کسی قسم کا کوئی بھی اختلاف نہیں - الصارم المسلول (1108 / 3 - 1110) -

اور ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

یہ کہنا کہ دوختیوں کے درمیان (یعنی قرآن) میں تغیر تبدیل ہے ، صریح کفر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے -

الفصل فی الاهواء والملل والنحل (4 / 139) -

واللہ تعالیٰ اعلم .